طلباء کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب

❁......اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔
ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور نے جینیٹک انجینئرنگ سے منع فرمایا ہے مگر آج کل سائنس کی تمام شاخیں اسی طرف جارہی ہیں۔

حضور انور نے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:
اب تو stem cell آ گیا ہے جو جنیٹک انجینئرنگ کا اگلا قدم ہے۔ یہ کام تو پھیلا کر کرنا پڑے گا۔ جن کو انٹرسیٹ ہے وہ اس میں کریں۔ اور آپ تو باٹنی [botany] میں کر رہے ہیں؟ تو باٹنی میں stem cell میں جائیں۔ لیکن جو دوسرے zoology کرنے والے یا میڈیسن کرنے والے ہیں وہ Genetic Engineering، Human Stem Cells میں ریسرچ کریں تو فائدہ ہوگا۔

❁......**ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ آج کل سکول اور سوسائٹی میں ہم جنس پرستی اور ان کے حقوق کے بارے میں کافی سوال ہوتے ہیں تو اس معاملہ میں ہمیں جماعت کے عقائد کے مطابق کیا جواب دینا چاہئے؟**

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو بے حیائی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ یہ قدرت کے خلاف ہے۔ یہ چیز نیچر میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام جانوروں میں ہر جگہ جو صنفِ مخالف ہے اس کے لئے کشش رکھی ہے۔ یہ تو دنیا کے اپنے خیالات ہیں۔ اس کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ یہ دماغی مسئلہ ہے۔ بچپن میں ہی بعض ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو بچوں کی سوچ کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ اس کے بعد بہت شاذ واقعات ایسے ہوتے ہیں۔ سکولوں میں جا کر دیکھیں، وہاں کا ماحول دیکھیں، اس کا اثر ہوتا ہے۔ تو ماں باپ کو بھی چاہئے کہ وہاں سے اپنے بچوں کو بچائیں اور آپ کو خود بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں ایک قوم کا ذکر آتا ہے کہ ان میں ایسی باتیں تھیں۔ اور ان کو بڑی وارننگ دی۔ لیکن وہ باز نہیں آئے تو ان کی تباہی بھی ہوگئی۔ تو اس چیز سے بچنا ہی چاہئے۔ اصل میں جو اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں وہ ایک فیصد سے بھی کم ہوتے ہیں۔ لیکن جب اس کو آپ قانون کے تحت لے آتے ہیں تو وہ بے حیائی پھر عام ہو جاتی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہی بات میں نے آپ کے موجودہ وزیر اعظم HarperStephen صاحب سے جو پہلے وزیر اعظم تھے اُن کو کہی تھی۔ ان دنوں کینیڈا میں یہ لاء (Law) پاس ہو رہا تھا یا ہو گیا تھا۔ میں نے پوچھا تھا کہ تم لوگوں کے پاس data کیا ہے؟ تو ان کے پاس چند سو ایسے لوگ تھے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ اس کو جائز قرار دے کر ہر ایک کو راستہ دے رہے ہیں۔ جو نہیں بھی ہے اس میں بھی یہ چیز پیدا ہو جائے۔ اس طرح آپ نئی نسل کو خراب کر دیں گے اور قوم کو تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ اس کا نتیجہ یہی نکل رہا ہے کہ آہستہ آہستہ یہ قومیں تباہ ہو رہی ہیں۔ احمدی کو تو بچنا چاہئے۔ جو نمازیں پڑھنے والا ہے، استغفار کرنے والا ہے، بچپن سے ماں باپ نے اس کی صحیح تربیت کی ہوئی ہے تو وہ بچ جاتا ہے۔ لیکن بعض بچے ہوتے ہیں کہ ماں باپ کے غلط رویئے کی وجہ سے ان کی psyche ایسی بن جاتی ہے اور وہ چند ایک ہی ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
باقی جب اس کو جائز کر دیں گے تو پھر اسکولوں میں بحث ہونی شروع ہو جائے گی۔ جب بچہ جوان ہوتا ہے یا لڑکی جوان ہوتی ہے تو فیملی کی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے کہتی ہے کہ ایک Lust ہی ہے ناں؟ تو اس کے لئے ہم اپنا انتظام کر لیتے ہیں اور باقی فیملی لائف کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مجھ سے کسی نے سوال کیا تھا تو میں نے کہا کہ اگر اس طرح ہونے لگے تو ایک وقت ایسا آئے گا جب انسان کی نسل ہی ختم ہو جائے گی۔ جب ہر جگہ ہم جنس پرستی چلنے لگ جائے یا پچاس فیصد ہو جائے تو نسل ختم ہو جائے گی یا وہ قوم تباہ ہو جائے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے تباہ نہیں ہوگی تو اپنی نسلیں ختم کر کے تباہ ہو جائے گی۔ بعض اس کا یہ حل پیش کر دیتے ہیں کہ ہم بچہ adopt کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ بچے ان کے تو نہیں ہوئے، اپنی نسل تو آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ تو یہ کوئی حل نہیں ہے۔ یہاں بھی بعض صوبوں کے تعلیمی نظام میں ہم جنس پرستی داخل کر دی ہے۔ اس سے بے حیائی زیادہ پھیلے گی اور بے حیائی پھیلنے کے بعد ہی تباہی آتی ہے۔ اس لئے تم لوگ اس قوم کو اگر بچا سکتے ہو تو بچاؤ۔

❁......**ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا کہ "فری میسن تجھ پر مسلط نہیں کئے جائیں گے"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا تھا کہ تحریکِ جدید فری میسن کے اصولوں کے عین برعکس ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ ان کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ذریعہ جنسیت اور ہم جنس پرستی کی تعلیم دیتے ہیں۔**

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس الہام کے بعد لکھا ہے کہ یہ جو ان کے پاس اتنے زیادہ اختیارات ہیں، تو بعید نہیں کہ بڑے بڑے بادشاہ اور امیر لوگ اس میں شامل ہوں۔ اس کی وجہ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ دنیا پہ اثر ڈالتے چلے جارہے ہیں۔ اس زمانہ میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فری میسنز کے متعلق یہ کہا تھا اس وقت یوکے (UK) کا بادشاہ ایڈورڈ ہشتم تھا، اس کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ان کا ممبر تھا۔ تو اصل چیز یہی ہے کہ یہ دنیا کو اپنے ماتحت کرنے کے لئے مختلف طریقے آزماتے یا استعمال کرتے ہیں۔

❁......**اسی طالبعلم نے سوال کیا کہ ہمارے ماحول میں جب تک تعلیم مکمل نہ ہو جائے شادی نہیں کرتے تو کیا آپ مشورہ دیتے ہیں کہ ہائی سکول میں شادی کر لی جائے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ جب لڑکا محسوس کرتا ہے کہ وہ شادی کے قابل ہے اور ایسے حالات ہیں تو کر لینی چاہئے۔ وہ لڑکیاں جو پڑھ رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں نے کالج میں جانا ہے یا یونیورسٹی میں جانا ہے یا میڈیسن کرنا ہے، ان کو مَیں کہا کرتا ہوں کہ اگر اچھا رشتہ ملتا ہے تو تم لوگ شادی کر لو اور ساتھ یہ کنڈیشن (condition) رکھ دو کہ ہم نے بعد میں پڑھائی مکمل کرنی ہے۔ اسی طرح یوکے میں بہت سارے لڑکے ایسے ہیں جن کی شادیاں بیس اکیس سال میں ہو گئی ہیں وہ پڑھائی بھی کر رہے ہیں۔ تین چار کو میں جانتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میرا خیال ہے آپ کی شادی بھی ہو چکی ہے۔ بس پھر آپ کو کیا اعتراض ہے۔ باقیوں کو encourage کریں کہ بیس سال کی عمر میں شادی کرا لیا کرو۔ اپنی مثال سامنے کھڑی کریں تا کہ آپ کو دیکھ کر ان سب اسٹوڈنٹس میں شادی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ فیملی لائف بنانی چاہئے اس سے بہت ساری برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

❁......**ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے علاوہ کون سی دعا پڑھائی میں آسانیاں پیدا کر سکتی ہے۔**

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ قرآن کریم کی دعا ہے۔ اس کے علاوہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ کی دعا ہے۔ ایک دعا رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْيَآءِ ہے۔ یہ دعائیں ہیں۔ ان کو پڑھو اور ان پر غور کرو۔

❁......**ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ نقاب اور پردہ کا تصور غیروں کو کس طرح سمجھایا جائے جب کہ ان کے نزدیک یہ زبردستی کی تعلیم ہے؟**

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک عورت ایک سٹیج پر پہنچ کر کہے کہ اس کی نیچر اس کو بتا رہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو پردہ میں رکھے تو پھر زبردستی کس طرح ہوئی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
نکاح اور پردے کا فلسفہ کیا ہے؟ حیا [modesty] آج کی بات نہیں ہے بلکہ یہ عورت میں ہمیشہ سے ہے۔ مَیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی مثال دیتا ہوں کہ جب وہ کنویں یا پانی کے چشمہ پر گئے تو دیکھا کہ بکریاں چرانے والے اپنے ریوڑ لے کر آئے تھے اور انکو پانی پلا رہے تھے۔ دو لڑکیاں اپنی بکریوں اور بھیڑوں کے ساتھ ایک کنارہ پر بیٹھی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تم کیوں علیحدہ بیٹھی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب یہ مرد پانی پلا لیں گے تب ہم جائیں گی۔ تو وہ ایک حجاب تھا جس کی وجہ سے وہ ان میں مکس اپ (mix up) نہیں ہونا چاہتی تھیں۔ تو یہ ان کی نیچر تھی۔ ان کو کسی نے پڑھایا نہیں تھا یا ان کی کوئی مذہبی تعلیم نہیں تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور وہ واپس چلی گئیں۔ اس کے بعد ان میں سے ایک واپس آئی۔ اس کے بارے میں قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وہ حیا سے شرماتی ہوئی واپس آئی۔ اور اس نے کہا کہ میرا باپ بلا رہا ہے۔ تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھ چلے گئے۔ باپ سے باتیں ہوئیں۔ اس گھر میں رہنے کے لئے بھی justify کرنا تھا کہ نوجوان آدمی کو نوجوان لڑکیوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہئے۔ باپ نے کہا کہ ایک بچی سے شادی کر لو۔ تو یہ جو حیا کا concept ہے یہ ہر جگہ موجود ہے اور اسی کو قائم رکھنا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اور اس حیا کو سامنے رکھو گے تو دوسروں سے بچ کر رہو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
باقی رہ گیا یہ کہ ہمارے پاس اس کا کیا جواز ہے؟۔ تو جو عورت، لڑکی خود کہتی ہے کہ میں نے پردہ کرنا ہے اور وہ سکارف اوڑھتی ہو اور تم اس کا نقاب by law اٹھا دو تو اس کو کس طرح justify کرو گے؟ وہاں کیوں لاء (Law) اس کو پابند کرتا ہے؟ اگر میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ اچکن پہنی ہے، یا پگڑی باندھنی ہے، تو نیا یہ لاء (Law) آ جائے کہ نہیں تم پگڑی نہیں پہن سکتے تو وہ لاء (Law) کہاں سے justify ہوتا ہے؟ اس لئے جو عورت خود کہتی ہے کہ میں نے پردہ کرنا ہے اس کو پردہ کرنے دو۔ حیا اس کا حصہ ہونا چاہئے۔ ایک دیندار عورت کی identity ہونی چاہئے۔ یہی اسلام کہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
عورت کی اگر یہ حیا نہ ہو، پردہ نہ ہو اور mixing-up ہو تو بے حیائی پھیلتی چلی جائے گی۔ جس طرح اس سوسائٹی میں پھیل رہی ہے۔ یہاں شادیاں ہوتی ہیں۔ شادیوں کے بعد اسی پردہ نہ ہونے کی وجہ سے، حیا نہ ہونے کی وجہ سے اور mix up کی وجہ سے 65 فیصد شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ عورتیں دوستیوں میں involve ہو جاتی ہیں۔ ان کا اعتبار کوئی نہیں رہتا۔ تو اسی چیز کو روکنے کے لئے اسلام نے کہا ہے کہ حیا کو قائم رکھو اور اپنے گھروں کو سنبھالو۔ عورت کا کام ہے کہ گھر میں بچے کی ایسی تربیت کرے کہ وہ سوسائٹی کو، اپنے ملک کو اور اپنی نیشن کو ایک valuable product دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جب یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ نقاب کیوں رکھا جائے تو یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ ان کا نقاب کیوں زبردستی اتارا جائے؟ بعض ملکوں میں لاء (Law) پاس ہوا ہے تو اس کا کیا جواز ہے؟ فرانس نے لاء (Law) پاس کیا ہے کہ لڑکی نے حجاب نہیں پہننا۔ حجاب کے ساتھ لڑکیاں Public Places میں نہیں جا سکتیں۔ تو یہ بھی تو فورس (Force) استعمال ہو رہی ہے۔ ہر ایک مسلمان کو کھلا اختیار ہونا چاہئے۔ پاکستان جاؤ تو وہاں 75 فیصد عورتیں دیہاتوں میں رہتی ہیں۔ اور ان میں سے 75 فیصد ایسی ہیں جو نہ نقاب اوڑھتی ہیں نہ پردہ کرتی ہیں۔ ایک دوپٹہ سر پر لیا ہوتا ہے جو ان کے لباس کا حصہ ہے۔ وہاں کوئی زبردستی تو نہیں ہو رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
انہوں نے ہر ایک چیز کو مسئلہ بنا دیا ہوا ہے۔ یہ بھی دجال کی چال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پردہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ نے پردہ کی ایک وجہ یہ بھی رکھی ہوئی ہے کہ مسلمان عورت کی ایک پہچان ہو جائے تا کہ اس کو لوگ نہ چھیڑیں۔ اگر اچھا لباس ہو، پردہ کرتی ہوں اور حیا سے کام لیتی ہوں تو چند ایک اوباش اور چھیڑ چھاڑ کرنے والے، hooting کرنے والے street boys کے علاوہ لوگ ایسی لڑکیوں کا بڑا ادب کرتے ہیں۔

۞......ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حضور انور نے ایسی دکانوں میں کام کرنے سے منع کیا ہے جہاں سؤر کا گوشت فروخت ہوتا ہے، تو کیا اسی طرح سود کے حرام ہونے کی **وجہ سے بینکوں میں کام کرنا بھی ممنوع ہے؟**

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ سے سؤر کا کام کر رہے ہو جیسے اس کو کاٹ رہے ہو وغیرہ تو اس کی قطعی اجازت نہیں۔ جہاں تک شراب اور الکحل کا سوال ہے تو اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو بنانے والا، اس کو رکھنے والا، اس کو پلانے والا، اس کو بیچنے والا، اس کو پینے والا سب پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ جہاں تک سؤر کا سوال ہے تو اگر بھوکے مر رہے ہو تو اس کو کھا بھی سکتے ہو مگر شراب نہیں پی سکتے۔ میں نے بھی اور مجھ سے پہلے حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی کہا تھا کہ اگر تم بھوکے مر رہے ہو اور کوئی اور جاب نہیں ہے تو تمہیں ایسے ہوٹلوں میں کام کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ لیکن جماعت تم سے چندہ نہیں لے گی کیونکہ جماعت بھوکی نہیں مر رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
دوسرا یہ کہ آج کل کا جو بینکنگ کا نظام ہے اس میں سود ہر جگہ شامل ہے۔ اس نظام کے بارہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ موجودہ بینکنگ کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس میں بھی اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے جماعت نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس نے بڑا لمبا عرصہ لے لیا ہے۔ وہ اس پر غور کر رہی ہے کہ کس حد تک بینکنگ میں یہ چیزیں جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگر آپ نے کسی کو پیسہ دیا اور اس کے پاس رکھ دیا کہ میں اتنے فیصد منافع لوں گا اور مجھے اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ تم نقصان میں جاتے ہو کہ فائدہ میں۔ آج کل کی عموماً جو بینکنگ ہے، اس میں عام طور پر آپ دیکھیں گے کہ اگر وہ گھاٹے میں جاتے ہیں تو دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ نہ منافع اس کو ملتا ہے، نہ limited company کو ملتا ہے اور نہ ہی اس share holder کو ملتا ہے۔ بلکہ بینک لے لیتا ہے۔ تو اس لئے یہ نظام ویسا نظام تو نہ رہا جہاں سو فیصد خالصتاً سود کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
دوسرا آپ بینک میں کام کر رہے ہیں اور تنخواہ لے رہے ہیں تو آپ بینک سے طے نہیں کر رہے۔ یا اگر آپ بینکنگ میں بزنس کر رہے ہیں یا کہیں اور بزنس کر رہے ہیں اور بینک کے ساتھ یہ طے کر رہے ہیں کہ میں اپنے بزنس پر بنک سے اتنا قرضہ لوں گا اور اگر مجھے بزنس میں اتنا منافع ملتا رہے گا تو میں اس میں سے اتنے فیصد منافع بینک کو دیتا رہوں گا۔ لیکن اگر میرا کاروبار تباہ ہو جاتا ہے تو میں کچھ نہیں دوں گا، کورٹ میں جاؤں گا اور bankruptcy order لے لوں گا۔ تو اس میں ابھی سوچنے کی ضرورت ہے۔ لیکن میں تو یہی کہا کرتا ہوں کہ اگر کسی احمدی کے پاس بزنس کرنے کے لئے پیسے ہیں تو وہ بینک سے قرضہ لینے کی بجائے اپنے پیسوں سے ہی بزنس کرے۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت طلباء کو اپنے دستِ مبارک سے تحائف عطا فرمائے اور اس دوران ہر ایک سے ان کی پڑھائی کے متعلق بھی استفسار فرمایا۔
طلباء کی حضو انور کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔